"الحصن المتین فی احوال الوزراء والسلاطین"

تاریخ اودھ اور سلاطین اودھ سے متعلق ایک نادر عربی مخطوطہ

جناب مسعود انور علوی کاکوروی، شعبۂ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ

صوبہ اودھ کی تاریخ اور نوابین وامرار کے حالات وواقعات بہت سی فارسی اور انگریزی نیز اردو کتابوں میں اجتماعی وانفرادی صورت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ فارسی میں ایسی بکثرت کتابیں ہیں جن کے مؤلف ان واقعات اور حالات کے چشم دید گواہ ہیں اسی وجہ سے تاریخ اودھ پر کام کرنے والوں کے لئے یہ فارسی مآخذ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے درج ذیل کسی نہ کسی وجہ سے کافی اہم وبیش قیمت ہیں:

۱۔ تاریخ فرح بخش ۔ منشی محمد فیض بخش علوی کاکوروی ۔ عبدالسلام کلکشن مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ ۔ مؤلف شجاع الدولہ کے عہد حکومت میں فیض آباد میں قیام پذیر تھے، اس وجہ سے انھوں نے اپنے چشم دید واقعات وحالات قلم بند کیے ہیں جو بہت اہم اور معاصر مآخذ کا درجہ رکھتے ہیں۔

۲۔ رسالۂ صبح صادق ۔ محمد صادق خاں اختر ۔ عبدالسلام کلکشن ۔ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔ اس رسالہ کے مؤلف نے نظام حکومت اور اس دور کی سماجی برائیوں کا ذکر کیا ہے۔ معاصر ہونے کی بنا پر امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ کے عہد سلطنت پر تنقید بھی کی ہے۔ مخطوطہ

ا رجمادی الثانی ۱۲۶۷ھ کا ہے

۳۔ مراۃ الاوضاع ۔ لال جی ۔ رضا لائبریری رامپور ۔ مؤلف کا ۱۸۲۹ء میں ایک وقائع نگار کی حیثیت سے لکھنؤ ریزیڈنسی میں تقرر ہوا ۔ وہ اس عہدہ پر کتاب کی تکمیل یعنی ۱۸۵۱ء تک فائز رہا ۔ اس میں سول، ملٹری اور مال گذاری نظام، دارالسلطنت لکھنؤ کا ایک تفصیلی جائزہ اور ۱۸۲۹ء یعنی نصیرالدین حیدر کے عہد سے چشم دید واقعات تاریخ وار قلم بند کیے ہیں ۔ اس مخطوطہ سے ریزیڈنسی اور حکومت اودھ کے باہمی تعلقات پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے کیونکہ مؤلف کی سوجھ بوجھ اور وقائع نگاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ صحیح حالات سے پوری طرح آگاہ تھا ۔

۴۔ تاریخ اودھ معروف بہ زبدۃ الکوائف ۔ جے گوپال ثاقب ۔ لکھنؤ یونیورسٹی ٹیگور لائبریری ۔

۵۔ عمادت السعادت ۔ سید غلام علی ۔ یہ طبع ہو چکی ہے ۔

ان مندرجہ بالا کتب کے علاوہ دیگر مآخذ بھی ہیں ۔ اردو میں درج ذیل مخطوطے اہم ہیں :

۱۔ تاریخ آفتاب اودھ ۔ مرزا محمد تقی ۔ لکھنؤ یونیورسٹی ٹیگور لائبریری ۔ مخطوطہ تین حصوں پر مشتمل ہے ۔ پہلے میں لکھنؤ اور فیض آباد نیز برہان الملک سے واجد علی شاہ اور انتزاع سلطنت تک کے حالات ہیں ۔ دوسرے حصہ میں غدر کے حالات ہیں ۔ تیسرے حصہ میں اودھ کے تعلقداروں کی ریاست کا حال نقشہ کی صورت میں ہے، اس کے مطالعہ سے ان کی ترقی اور تنزلی کی پوری کیفیت واضح ہو جاتی ہے ۔ مؤلف، محمد علی شاہ، امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ کے عہد سے واقف تھا ۔

۲۔ مرقع خسروی ۔ محمد عظمت علی نامی کاکوروی ۔ لکھنؤ یونیورسٹی ٹیگور لائبریری ۔ مؤلف سلطنت اودھ کے بیشتر اعلیٰ عہدے داروں سے مراسم رکھتے تھے ۔ آخری شاہان اودھ

کے معاصر ہونے کی بنا پر اکثر واقعات ان کے چشم دید ہیں۔ چودہ ابواب پر منقسم ہے۔ برہان الملک سے واجد علی شاہ تک ایک ایک باب میں ہر نواب کے حالات ہیں۔ آخری چار ابواب میں ادبی و ثقافتی حالات اور دو ابواب میں ان حالات کا ذکر جو غدر اور انتزاع سلطنت کا پیش خیمہ تھے۔ مخطوطہ اہم ہے اور اس میں موجود مواد دوسری جگہ عام طور پر دستیاب نہیں ہوتا ہے (یہ مخطوطہ کچھ روز پہلے لکھنؤ سے ڈاکٹر ذکی کاکوروی کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے)۔

۳۔ نسب نامہ سادات جرول۔ حیدر مہدی۔ مخلوطہ ذاتی۔ ڈاکٹر صفی احمد کاکوروی۔ سرسید اکاڈمی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ اس کا مؤلف آخری تین بادشاہوں کا معاصر ہے، اس میں اودھ کی سماجی حالت اور مال گذاری کے نظام کا ذکر ہے۔

۴۔ کتاب سلطان التواریخ۔ راجہ رتن سنگھ زخمی ہشیار جنگ بہادر۔ لکھنؤ یونیورسٹی ٹیگور لائبریری

۵۔ رپورٹ بابت مسائل تعلیم مسلمانان ہند۔ مولوی مسیح الدین خاں علوی کاکوروی سفیر شاہ اودھ از مقام کاکوری۔ محفوظہ سرسید اکاڈمی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

۶۔ تاریخ انگلستان۔ سفر نامہ لندن۔ مولوی مسیح الدین خاں علوی۔ کتب خانہ انوریہ کاکوری۔ ان مخطوطہ کتابوں کے علاوہ چند مطبوعہ کتابیں بھی ہیں جن کا شمار معاصر مآخذ میں ہے مثلاً فسانۂ عبرت رجب علی بیگ سرور اور قیصر التواریخ از سید کمال الدین حیدر وغیرہ۔

انگریزی زبان میں بھی گزیٹیرس وغیرہ میں جستہ جستہ حالات ملتے ہیں۔ لیکن راقم الحروف کی نظر سے اب تک تاریخ اودھ اور امرا و سلاطین سے متعلق کوئی مستقل عربی تصنیف کسی معاصر کی نہیں گذری تھی۔ زیر نظر مخطوطہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے کتب خانہ (۱۲۸۹) میں محفوظ ہے۔ اس کے مؤلف عباس مرزا بن سید احمد الحسینی بن سید محمود کاظم

ہیں۔ مؤلف معروف نہیں ہیں ۔ راقم کی نظر سے اب تک ان کی کوئی دوسری تصنیف نہیں گذری ہے ۔ کتاب کے مختلف صفحات کے مطالعہ سے ان کے بارے میں یہ معلومات فراہم ہوتی ہیں کہ اُن کے اجداد نوابین اودھ کے یہاں اعلیٰ مناصب پر فائز تھے ۔ ان کے دادا سید محمد کاظم انجینئر تھے ۔ سعادت علی خاں کے عہد میں ان کی زیرنگرانی کئی شاہی عمارتیں تعمیر ہوئیں ۔ مؤلف کے باپ غازی الدین حیدر بادشاہ کے معتمد خاص تھے ۔ مرزا امجد علی شاہ نے شروع میں ان کی بڑی عزت و توقیر کی اور اُن کو "سلون" کا گورنر بنا دیا ۔ مگر انجام کار درباری سازشوں کی بنا پر اُنھیں اس عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔ ان کی تمام جائداد و سامان کو ضبط کر لیا گیا۔ لیکن بعد میں تیس روپیہ مشاہرہ ان کی گذرمعاش کے لئے دے دیا گیا جو واجد علی شاہ کے عہد تک ان کو ملتا رہا۔ ۱۲۷۰ھ میں مؤلف مشہد بھی گئے تھے ۔

یہ مخطوطہ ۲۱۱ اوراق پر مشتمل ہے ، ہر صفحہ میں ۱۵ اسطریں ہیں ۔ بخط نسخ ہے عنوانات عام طور پر سرخ روشنائی سے ہیں ۔ سنہ کتابت اگرچہ مذکور نہیں ہے مگر قیاس یہ ہے کہ تیرہویں صدی کا ہے ، نسخہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس میں تمام واقعات بالتفصیل درج ہیں ۔ امراء و حکام ، علماء ، اطباء اور ماہرین فن کے اسماء اور حالات تک درج ہیں ۔ نسخہ کی تکمیل ۱۲۸۱ ھ میں ہوئی لیکن بعد میں معمولی اضافے بھی ہوئے ہیں اس لئے کہ اقبال الدولہ بن فتح علی کپتان تاریخ وفات سنہ ۱۲۸۷ھ اور چند لوگوں کی درج ہے ۔

پورا مخطوطہ تین ابواب اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے ۔ پہلا باب (۳ - ۱۷۸ ورق ب) اس میں سلاطین اودھ اور امراء کے حالات ہیں ۔ دوسرا باب (۱۷۸ اب سے ۱۹۲ الف) نوابین اودھ کی ماؤں کے نسب ناموں پر مشتمل ہے ۔ تیسرے باب میں ۱۹۲ الف سے ۲۰۳ ب) دس فصلیں ہیں جن میں امراء، وزراء اور ملازمین کے حالات

ہیں۔ خاتمہ میں (۲۰۳ ب سے ۲۰۸ تک) دارالسلطنت لکھنؤ کے بارے میں مفید معلومات ہیں۔

ابتدا اس طرح ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان احلی ثمرات تشتہی الیہا النفوس، واسنی کلمات تزین بہا الطروس حمد من جعل النظام منوطا بآراء السلاطین واحسن نغمات یترنم بہا عنادل الاقلام وازین حلی یترشح بہا خرائد المرام الخ

نعت ومدح کے بعد لکھا ہے:

اما بعد فیقول اقل الخلیقۃ بل لا شئ فی الحقیقۃ القصیر الباع والکاسد المتاع الاہ دستانی اصلا والکنوی موطنا و منشأ المدعو لعباس مرزا ابن السید احمد الحسینی ابا والرضوی اما انی حصلت فی زمان لیس لی شغل من الاشغال ولا تعلق بشئ من الاعمال فکنت مشوش الخاطر و مضطرب البال فاردت ان اترجم احوال ولاۃ الاودھ من النواب برھان الملک الی اخلافہ..

قیاس یہ ہے کہ یا تو یہ کتاب مکمل نہ ہوسکی یا اس کی نقل کسی ناقص نسخے سے کی گئی ہے اس لیے کہ مندرجہ ذیل عبارت پر کتاب کا اختتام ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آخری صفحات غائب ہو گئے ہوں۔

ومات نادر مرزا ابن شاہ میر خان بن مرزا النصیر بن مرزا یوسف العجمی یوم السبت العاشر من شعبان

من السنة المذکورة وله ستون سنة۔

الباب الاول فی بیان ولایة صوبة الاوده وفیه اذکار الاولیاء وهو النواب المدعو بالسید محمد امین بن السید محمد نصیر برهان الملک بهادر جنگ ۔ (۳ الف ۔ ۹ ب)

فی ذکر نسب مرزا مقیم الملقب بصفدر جنگ ۔ (۱۰ ب)
فی وفات الامیر تیمور (۱۰ ب)
ذکر فی غلبة توطن اجداد النواب صفدر جنگ
فی بلدة نیشاپور (۱۱ ب)
فی ورود صفدر جنگ بخدمة خاله وعقده وولادة ابنه
شجاع الدوله (۱۲ الف)
فیما یترتب علی ذکر الولاة من الصفویة (۱۲ ب)
فی تاریخ فتح الروم (۱۲ ب)
فی ذکر القزلباش (۱۴ الف)
ذکر فی خروج نادرشاه (۱۴ الف)
فی بیان الکتابة التی کتبها نادرشاه الی سلطان الهند (۱۵ ب)
فی توجه نادرشاه الی بلدة دهلی (۱۸ الف)
ذکر مقابلة قلندر خان فی اثناء الطریق (۱۸ الف)
فی مکالمة التی وقعت بین السلطان وبین نادرشاه (۲۱ ب)
ذکر اقامة الغدر فی الدهلی (۲۲ الف)
ذکر النواب الملقب بصفدر جنگ ونبذ مما وقع
فی عهده من الوقائع (۲۴ ب)

فی افاغنۃ الملقبین بروھیلہ و تسلطھم علی الملک النواب المستطاب (۲۸ ب)

ذکر النواب الملقب بشجاع الدولہ و شطر مما جری فی عھدہ من الوقائع (۳۵ ب)

ملخص و تائح الحروب و قع فی البکسر علی ما ذکرہ المنشی المسمیٰ باعتصام الدین فی رسالتہ (۴۱ ب)

ذکر اولاد النواب (۵۲ ب)

ذکر النواب الملقب بآصف الدولہ و نبذ مما جری فی عھدہ من الوقائع (۵۳ الف)

ذکر مشاھیر العمارات فی عھد النواب آصف الدولۃ (۶۱ الف)

احوال المیرزا خلیل (۶۲ ب)

احوال تفضل حسین خان (۶۳ الف)

ذکر ریاستہ النواب وزیر علی خان و نبذ مما جری فی عھدہ من الوقائع (۷۹ الف)

ذکر ریاستہ النواب سعادت علی خان المخاطب بہ یمین الدولہ ناظم الملک مبارزجنگ و الواقعات التی الصلہ مات من النواب وزیر علی خان لبعد عزلہ من الحکومۃ و وفاتہ فی سنۃ ۱۲۰۲ ھجری و دفنہ فی محلہ کاشی باغ یقال لھا باون بستی (۸۱ الف)

السوانح التی سنحت علی النواب سعادت علی خان یمین الدولہ قبل ریاستہ (۸۲ ب)

ذکر استقلال النواب سعادت علی خان یمین الدولہ علی وسادۃ اسلافہ (۸۵ ب)

تفصیل الممالک التی اعطاها النواب الی اهالی الدولة المسیحیة
تفصیل المعاهدة التی کتبت بین الدولتین (۸۷ الف)
وکتب ارباب الدولة المسیحیة ان هذا العهد موثق لا ینتقض ابدًا
مویدا ولا تسلب الریاسة عن النواب واخلافه، وارباب
الدولة المسیحیین علی الدوام یکونون حامین ومحافظین لهذه
الدولة من الاعداء الخارجیة والداخلة (۸۷ ب)
قصہ بونا پارٹ (۸۷ ب)
احوال ٹیپو سلطان (۸۸ الف)
وفات میرزا حسن رضا خان الملقب به سرفراز الدولة
فی سنة ۱۲۱۶ ھ (۸۹ الف)
العمارات التی بنیت فی عهد النواب (۹۰ الف)
تاج الدین حسین خان وسبحان علی خان (۹۰ ب)
المراسلات (۹۱ ب)
الاطباء الذین کانوا عند النواب (۹۲ الف)
اسماء اولاد النواب (۹۵ الف)
ذکر ریاسة النواب غازی الدین حیدر خان المخاطب به
رفعة الدوله ونبذ مما جری فی عهده من الوقائع (۹۵ ب)
احوال السید محمد المعروف بآقا میر بن السید محمد تقی (۹۵ ب)
تسمی النواب لنفسه بالسلطان نهار السبت الثامن عشرین الشهر ذی الحجة
سنة الف ومائتین واربع وثلاثین من الهجرة (۹۸ الف)
تسویة سریر السلطنة (۹۹ الف)

اسماء الامراء فی عهده (۹۹ ب)
بیان الوثیقة (ای القرضة التی اخذ ها الدولة المسیحیة
من السلطان) (۱۰۲ الف)
تفصیل الوثیقة واسماء اصحاب المشاهرات (۱۰۳ الف)
بیان خلفة الوزارة (۱۰۶ ب)
بیان وفاة العلامة السید دلدار علی المعروف به
غفران مآب (۱۰۸ الف)
ذکر اولاد العلامة المذکور (۱۱۰ الف)
ذکر اساتذة العلامة (۱۱۶ الف)
ذکر تلامذة العلامة (۱۱۹ الف)
ذکر سلطنة مومن النصیر الدین حیدر المخاطب به سلیمان جاه
ونبذة مما وقع فی عهدها من الوقائع (۱۲۸ ب)
اسماء العلماء فی عهده (۱۴۱ الف)
قصة مناجان الملقب به فریدون جاه وجلوسه
علی سریر السلطنة (۱۴۲ الف)
ذکر سلطنة محمد علی شاه الملقب بنصیر الدوله ونبذ مما وقع
فی عهده من الوقائع (۱۴۳ ب)
احوال سبحان علی خان (۱۴۵ ب)
العهود التی کتبت بین الدولتین (۱۴۸ الف)
ذکر بعض السوانح التی وقعت فی مدة هذه السلطنة کوفاة
رنجیت سنگھ وواقعات کابل (۱۵۴ ب)

تفصیل الممالک التی اعطاها النواب الی اهالی الدولة المسیحیة
تفصیل المعاهدة التی کتبت بین الدولتین (۸۷ الف)
وکتب ارباب الدولة المسیحیة ان هذا العهد موثق لا ینتقض ابدًا
موبدا ولا تسلب الریاسة عن النواب واخلافه، وارباب
الدولة المسیحیین علی الدوام یکونون حامین ومحافظین لهذه
الدولة من الاعداء الخارجیة والداخلة (۸۷ ب)
قصه بوناپارت (۸۷ ب)
احوال ٹیپوسلطان (۸۸ الف)
وفات میرزا احسن رضا خان الملقب به سرفراز الدولة
فی سنة ۱۲۱۶ ھ (۸۹ الف)
العمارات التی بنیت فی عهد النواب (۹۰ الف)
تاج الدین حسین خان وسبحان علی خان (۹۰ ب)
المسلاسلان (۹۱ ب)
الاطباء الذین کانوا عند النواب (۹۲ الف)
اسماء اولاد النواب (۹۵ الف)
ذکر ریاسة النواب غازی الدین حیدرخان المخاطب به
رفعة الدوله ونبذ مما جری فی عهده من الوقائع (۹۵ ب)
احوال السید محمد المعروف بآقا میر بن السید محمد تقی (۹۵ ب)
تسمی النواب لنفسه بالسلطان نهار السبت الثامن عشرین الشهر ذی الحجة
سنة الف ومائتین واربع وثلاثین من الهجرة (۹۸ الف)
تسویة سریر السلطنة (۹۹ الف)

اسماء الامراء فی عہدہ (۹۹ ب)

بیان الوثیقة (ای القرضة التی اخذ ها الدولة المسیحیة من السلطان) (۱۰۲ الف)

تفصیل الوثیقة واسماء ارباب المشاہرات (۱۰۳ الف)

بیان خلفة الوحی اباہ (۱۰۷ ب)

بیان وفاة العلامة السید دلدار علی المعروف بہ غفران مآب (۱۰۸ الف)

ذکر اولاد العلامة المذکور (۱۱۰ الف)

ذکر اساتذة العلامة (۱۱۶ الف)

ذکر تلامذة العلامة (۱۱۹ الف)

ذکر سلطنة مرزا نصیر الدین حیدر المخاطب بہ سلیمان جاہ ونبذ مما وقع فی عہدہا من الوقائع (۱۲۸ ب)

اسماء العلماء فی عہدہ (۱۴۱ الف)

تتمة مناجات الملقب بہ فریدوں جاہ وجلوسہ علی سریر السلطنة (۱۴۲ الف)

ذکر سلطنة محمد علی شاہ الملقب بنصیر الدولہ ونبذ مما وقع فی عہدہ من الوقائع (۱۴۳ ب)

احوال سبحان علی خان (۱۴۵ ب)

العہود التی کتبت بین الدولتین (۱۴۸ الف)

ذکر بعض السوانح التی وقعت فی مدة ہذہ السلطنة کوفاة رنجیت سنگھ وواقعات کابل (۱۵۳ ب)